

۱۹۲۹
LUCKNOW
1929
OUDH PUNCH

توجہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے، بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بازاریوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ضحک امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور کریں گے بھی۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر نمونہ بنایئے۔ جو کم کی پرچہ پڑھایئے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ فاقات کی جہت۔ ماہ کی اصلیت پھر دے دیا ہے نہایت گہری صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی حالات پر نظر کیجیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے پرچوں میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے منشا مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتہ کے اندر تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ مانگیر شاہ سلامت۔ بنا بریں ایسا مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان منفعت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ عام عذر نہیں تو قدری کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستے میں گاؤ گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار حساب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزار ہا خریداروں کے روکنے پر نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عذر تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو یاد دہانی کی جاتی ہے پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی پالیسی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مدرسہ کمیٹی مجریہ عبدالغفار
جلد ۱۴ نمبر ۴۴

مضامین

۴ دسمبر ۱۹۲۹ء

جورو جہاں کی نسبت خیالات نادرہ

جو وقت ہے تیرا ذکر کچھ اور نہیں
تیرا ہی کرشمہ ہے پیار اور نہیں
اے زوجہ دلفریب جو ہے تو ہے
تیری رنگا رنگ کا چمن ہمارا اور نہیں

(۲)

تیری ہر اک ادا کا مارا جو ہوں میں
کر سکتا نہیں جدا بھی تجھ سے جو ہوں میں
تیری ہی رضا جو دل ہے مقصود دلی
جو بات ہو تم کہو وہی کرتا ہوں میں

(۳)

اے زوجہ مشفقہ مری جان ہے تو
عیش و عشرت کا جو ساماں ہے تو
اولاد کی دولت ہوئی تجھ ہی سے
بچوں کی بیٹی جاگتی کان ہے تو

(۴)

گلدستہ ہو مرواد گلدان ہے تو
اسکو کہیں محبوب و جان ہے تو
تیری ہستی سے ہے رونق خوب
دنیا داری کی فرد و نشان ہے تو

(۵)

خوش قسمت ہے خدا ہو جو تجھ پر
جوش الفت کا تجھ سے ملتا ہے فر
مشہور ہے پیار دو رنگ عالم میں تو
تیرا ہی چرچا جہان میں ہے گھر گھر

(۶)

مغرور شباں تری جہاں طبعی ہے
سانچے میں وہاں کے گفتگو ڈھلتی ہے
دانا شوہر بھی سر جھکا دیتا ہے
الفت کی آ سیا میں جب دلتی ہے

(۷)

خوگر انسان کے فن کر چھوڑا
بھرا الفت میں آشنا کر چھوڑا
کیا سحر حلال سے کیا قابو میں
دانا کو بھی نادان بنا کر چھوڑا

(۸)

الفت کا اقبال اور پیمان ہے تو
بچوں کے دلانے کی میزان ہے تو
اک بول تین کام صادق تجھ پر
۱۱-۱ نا ہے اور نگہبان ہے تو

(۹)

جو جاتی اگر تیری یاری کی لت
ہر آتی دل سیاہ کاری کی لت
کیفیت الفت میں جو ہو نقد و [illegible]
اسکا باعث ہو تیا پیاری کی لت

(۱۰)

جو کچھ کہ کہیں یا اسکی سزاوار ہے تو
گھر تیرا جو نقطہ ہے تو پرکار ہے تو
پہلو میں حسن کے وصل جیتی ہے
گویا کہ سماں سماں ہے ۔ گلزار ہے تو

(۱۱)

دھوکہ کمان کا ۔ تو دل کی تسکین
ایسا کہنا تو کچھ نہیں ہے تو بھی
تیری مدح و ثنا میں ہے لطف عجیب
یعنی کرتا ہوں میں خود اپنی تحسین

"ندیم"

جدید اللغات

(ردیف پائے فارسی و ہندی)

پابندی ۔ خدا کے حکم کی ضرورت نہیں مگر جورو ہی کا حکم نہ ٹلنے پائے یہی پابندی کا ”اپ ٹو ڈیٹ“ مفہوم ہے ۔ بعض اساتذہ لغت کے نزدیک ”فیشن“ کی پابندی اصلی پابندی ہے باقی تمام پابندیاں نقل ہیں ۔ اور اسی میں اطاعت زوجہ محترمہ مطلقاً بھی داخل ہے ۔ بعض دیگر علمائے لغت کا قول ہے کہ آزادہ روی آزاد ہونا اسکی ضد ہے ۔ اشیا اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہیں ۔ جو کوئی ما در پدر آزاد ہو وہی پابند ہے ۔

پاپا ۔ قبلہ گاہی کا مہذب لقب ”مسٹر“ فی گرجہ ۔

پابوسی ۔ شہد والی رسم طریق ہمارا عقیدہ دلیل ترجیح پابوس کا اور جبین عصمتی کی

پاپوش ۔ بچے اور آفات حرب زدہ پہلے گھسیلا ۔ آرام پائی جڑھواں ۔ بقول علامہ زمانی مشکل ۔ بٹاٹ پائی کشش کھنی جو اس کا اطلاق ہوتا تھا ۔ پھر گرگابی ۔ بات بوٹ ۔ سلیپر ۔ اسی کالاف کا رواج ہوا اور سپرن گُرگابی کی ستا زحوش نے دل لبھایا ۔ اب جیڑے کی نازک فام پسند ہے ۔ جو کبھی ہندوستانی تلیوں

اطلاع تاریخ بغرض تصفیہ مراتب اشتہار نیلام

بعدالت ڈپٹی کلکٹر صاحب کی اجلاس جناب مولوی سید خورشید حسین صاحب بہادر ۱۱۶ مکت پرہودی مقام پرہودی ۔

مقدمہ نمبر ۱۲۱ ۱۹۲۹ء

مقدمہ اجرائے ڈگری نمبر ۲۰۰ ۱۹۲۹ء

وارث شیام سنگھ ولد جھمن کو پھر دستخط اداں ہو کا پھوا والا بھی ساکن فاضل آباد محلہ رانی گنج ڈگری دار ۔

بنام

سماۃ گلشن بی بی جاری ہو کا والدہ ٹکے ستہ شاہ زادی اولاد و گلشن تحصیل شاہ آباد ضلع بجہودی مدیون ڈگری ۔

بنام سماۃ گلشن بی بی مذکور مستدعی مدیون

ہرگاہ کہ شخص مذکور نے ڈگری دار کے بنام جائداد غیر منقولہ کی درخواست کی ہے لہٰذا اس اطلاع نامہ کے ذریعہ سے معلوم کرایا جاتا ہے کہ تاریخ ۲۸ ماہ دسمبر ۱۹۲۹ء واسطے کرنے مراتب اشتہار نیلام کے مقرر کی گئی ہے ۔

آج بتاریخ ۳ ماہ دسمبر ۱۹۲۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔

دستخط حاکم بہ انگریزی

مہر عدالت

وقت حاضری جو فریق ہے ہی پرہودی ۲ بجے سے ۳ بجے تک

کی حق کا امتحان بھی لیتی ہے۔ بیکار آمیز ہو گئے۔ سر چشمے پاؤں میں آنے کا استعمال
چیز ہے۔ پیٹ بھرے پاؤں پھرے گرم کیا جاتا ہو
اور نہیں کرتا بلکہ روتی ہو۔ اگر اس میں
اچھلے تو پھر دن میں نام روشن کرے۔ فرعون
ہو۔ اس لیے کہ خود اودھ کی قیمت خالی
پاپ۔ عبادت۔ کار ثواب کا انقلابی نام۔
عورتوں کو پردے میں بٹھانا۔
پاجی۔ ہر وہ شخص جو مخالف سے اختلافات رکھتا ہو۔
پاجامہ۔ خلاف ملک، نشان غلامی۔ لباس نا پاک
ورک۔ نفرت کی بے تمیزی کا علاج۔
وہ چیز جس سے غصہ میں انسان
باہر ہو جائے۔
پا در ہوا۔ خیالات اہل ہند
سلطنت کا کانگریس۔ تواہکومت
آزاد۔ ہندوستانیوں کا اتفاق
لی۔ اخبار نویسوں کا آزادی
رنڈیوں کا مقصد۔ لاٹ صاحب
کی اسپیچ۔ واعظوں کی تقریر۔ عقائد
و تعلیمات اہل اسلام جو نباہ کا حال
پرانے رواج۔ عہد آزادی
ہی کانگریس کا مقصد۔ بہت مقبول
مقصد ہے۔
پارس۔ سنگ پاس۔ پتھر

ست ہے۔ وہ غلام پانا جو عشق کو جوانی بنا ہے وہ جو
کا پہلو گرانے پھیرے کر انہیں واپس بنائے سب کچھ کہ
ست کھی جائے۔ دولت دست تا کسان۔
قسمت اہل ہند۔ لیڈروں کی پالیسی۔ اہل فکر
کی جوانی۔
پاسداری۔ حق گوئی۔
پاکبازی و پاکیزگی۔ اصطلاح شعرا۔ رنڈیوں
کی صفت خاص۔ باعتبار نسب جو وہ صفت ہو
خواہ نہیں پوری کرسکتا ہو پھر بھی محروم ہے۔
پاگل۔ پابند مذہب۔ ہمدرد انسانیت۔ پیچ
لانے کے لیے اپنے سر مصیبت مول لینے والا۔

دادہ اہل [illegible]
[illegible]
چیز [illegible] تو کہاں ساتھ تلاش کرتی ہے
کیفیت کے پھیرے میں جو پڑتے ہیں وہ پاؤں سے
واقف ہوتے جاتے ہیں۔ اس لیے مگر پھل لیتے ہیں
پامال۔ آرزوئے اہل ہند کا مسکن۔
پاگ نکالی۔ دنیا کی فضا سے ہال و قت و مال پھیر
کے جسم کا عمل۔
پارینہ۔ جو اچھا طرز عمل۔ پہلا جو اس لفظ کا بگڑا
ہوا مرقع ہے۔
پازیب۔ اسیران سیاسی کی بیڑی۔
پالش۔ چیز۔ خوشامد۔ حکام
کے بوٹ پر۔ زبان کی برش سے
کی جاتی ہے۔ کام کی چیز ہے۔
قائم مقام اور قفل کا۔
پاموز۔ موزہ دوز۔ بیکار ہو کر
زبان میں گشت ہو۔ گھر کو داد کا
ناچنے والی رنڈی کو بھی کہتے ہیں
پالان۔ سرکاری خطاب۔ آدمی
سے گدھے کی صورت میں تبدیل
ہونے کا عمل۔
پاشویہ۔ مرور سے دماغ کا استعمال
لینے ہو جانا۔
پامالی۔ اہل ہند کی آرزوؤں
سے متعلق ایک وصف ہے۔



ڈومینین اسٹیٹس (منزل برسادہ)

کانگریس کی تیاری اور جلسوں پر پانی

مگر گرنے سے تانبے کا کس دیتا ہے۔ یورپ کی مس
سینٹ کے ساتھ سونا۔ افضل سوڈا کے ساتھ
مولانا صاحب اور سر آغا خان پارسی سکا
تجربہ کر رہے ہیں۔ ہمارا تجربہ ہے کہ مس وہ ہے
جس سے ملک کا گھر خاک ہو جاتا ہے۔ بیل سے آزادی
مس ہوا اور گر مس نہ جائے تو وہ پارس نہیں
سے گرا بنی شفا چاہے تو پھر یہ گھسا کر
پارسا۔ کلمہ تشنیع برائے زنی و بدکار۔ دیگر مستی
شادو جنس قریب الفقدان۔
پارہ۔ مزاج معشوق۔ دل عاشق جب تک جلوں

ہو تو جب ہے جب جان و تن و شفقت و زندگی
باقی رہ گیا رہے تھے۔ اب انگریزی کی تعلیم ہے منع
پاپڑ۔ بیلنے کی چیز جو ہر بیلن کے بیلے جاتے ہیں
ان پاپڑوں کو صرف سے تعلق نہیں ہر مصیبت
پاپڑ بیلنے کی مشق کرواتی ہے۔ اہل ہند بیلنے کے
فن میں نہایت مشاق ہیں۔ خصوصاً مشتاق کا
قول ہے

عشق و کھیل نہیں ہے جیسے لڑکا کھیلے
ہم نے اس عمر میں سیکڑوں پاپڑ بیلے

پاجال۔ جلاہوں کی اصطلاح ہے۔ باعتبار

پا بوڑہ۔ ولی سے رہبر ہو کے رُخسار۔
پیٹارا۔ تو تو یا منتر۔ بیچارہ اُٹھی یا وہ۔
پلین گستی۔ کمزوری ہے آب و تاب پالش۔
پٹیالا۔ ہر وہ ریاست جو دیا ہو مہربان ہو۔
ایسی جہاں دولت آئی ہو جہاں وہ چیز کی تعریف کرے
بیانگ کر ہر آئی جیسے کہ بھی ڈھی جو رو خیال کرتا
پٹھان۔ کابلی جو پانہ مولانا جنگی ہو جیسا کہ وہ
جیسا ہے اس پٹھان کو اسی طرح بزرگ کے
لیے وہ صفت ہے جیسی انھیں کے نے پیچھا
وصف ذاتی۔

پچھال بجنت پچال - چڑیوں کی بیٹ (لڑکا) [illegible] فرض کا جادو (اصطلاحاً) رہنا ہو [illegible] کے معیان مرکب کا بڑا [illegible]۔

چھاپا - اہل ہند کا مطبوعہ مال۔

پیدہ - حرکت، اسلامی - قابل ترک [illegible]

[illegible] پابندی کا گھر - خلافت مشن۔

پڑاوا - جیل خانہ - جہاں تمام لوگ پہنچ کر [illegible] ہو جاتے ہیں۔ وہ مقام جہاں ہندوستانی [illegible] پہنتے ہیں اور آپس میں جلتی ہوئی [illegible] ہیں۔ نیز ہندوستانی اسی کے استعمال سے [illegible] کے مستحق ہوتے ہیں۔

پکڑنا پکڑ دھکڑ - اس فعل کے [illegible] پولیس اس عمل میں سلیقۂ خاص رکھتی ہے۔ [illegible] (العبد) [illegible] مگر [illegible] سے جب پکڑ لی جائے تو [illegible]

[illegible] ہندو مسلم کے [illegible]

پگڑی - سر کا [illegible] اتر جائے تو [illegible]

پلوٹھا - [illegible]

پنگھٹ - [illegible] کا عشق و عاشقی۔

پنگھوڑا - حسن نظری کا نہالو۔

پن تکلی - وہ آلہ جو گھیوں کے ساتھ گھن پیسے [illegible] ہو کر رہ جائے۔ تجارت اہل فرنگ و ہند [illegible] آدمی وقت میں آئے گی [illegible]

پنبہ دہن - [illegible] جس کے لب کا [illegible] رہتا ہے [illegible] جیسے [illegible]

پنبہ در گوش - بہرا پن - وہ مجسٹریٹ جو پولیس کے قبضے میں ہو۔

پنچایت - کچہری جیسی انصاف مفت حاصل ہوتا تھا۔ مگر [illegible] کی [illegible] سے قوم بھر کا پیٹ بھرتا تھا۔

پنجیری - [illegible] اور [illegible] کا بول [illegible]

پنجرہ - [illegible] جس میں [illegible]

پنجہ - [illegible]

پُرسش [illegible] ہیں (اجباری) [illegible] دار [illegible] والی سواری [illegible]

[illegible] - مورش [illegible]

پہاڑ - [illegible] لڑکی - صحبت ناگوار۔

پیچ - [illegible] کا بول۔

پھسا - حلال [illegible] (رسم [illegible])

پیر زادہ - [illegible]

پہلا شغل - گناہ اوّل۔

پیر - [illegible] آنکھ [illegible] بن [illegible] غلام بنانے والا - [illegible] - مرد [illegible] جوان - [illegible] - جان مال کا مختار [illegible] خود ساختہ۔

پیچش - [illegible] گڑبڑی - [illegible] سے [illegible] آزادی [illegible] ہوتا تھا [illegible] دیوانی دال - سیاسی [illegible] کے

سمن برغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۳۳ ۱۹۲۶ء

بعدالت جناب مرزا [illegible] صاحب بہادر [illegible] جج بہادر شہر لکھنؤ

[illegible] کرشنا [illegible] شہر لکھنؤ

بنام

کرشن سروپ صاحب مدعا علیہ

بنام کرشن سروپ صاحب ولد [illegible] سنگھ قوم [illegible] ساکن [illegible]

ہرگاہ [illegible] نالش [illegible] تاریخ [illegible] ماہ دسمبر ۱۹۲۶ء بوقت [illegible] اصالتاً یا [illegible] وکیل [illegible] جواب دہی [illegible] حاضر ہو [illegible] مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۲ ماہ دسمبر ۱۹۲۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

وقت حاضری [illegible] بجے سے [illegible] بجے تک

اعلان [illegible] بنام [illegible] ساکن [illegible]

[illegible] عدالت [illegible] بہادر [illegible] گونڈہ [illegible]

مقدمہ اپیل نمبر [illegible] ۱۹۲۶ء

حسین الدین خان — اپیلانٹ

بنام

[illegible] خان وغیرہ — رسپانڈنٹان

[illegible]

۱ اماں خاں — پسران [illegible] قوم پٹھان [illegible]
۲ حسین خاں — ساکنان موضع [illegible]
۳ [illegible] خاں — [illegible]

[illegible]

۱۸ [illegible] سنگھ — [illegible]

[illegible]

۲۰ [illegible]
۲۱ [illegible]

۱۹ [illegible] ساکن موضع [illegible] ضلع گونڈہ

۲۲ [illegible] علی خاں ولد [illegible] خاں — قوم پٹھان ساکن موضع [illegible] ضلع گونڈہ
۲۳ اسمعیل خاں ولد [illegible] خاں

۲۴ عبدالرحمٰن خاں ولد دوست محمد خاں قوم پٹھان ساکن موضع [illegible] ضلع گونڈہ

مطلع ہو کہ [illegible] ڈگری [illegible] مقدمہ [illegible] حسین الدین خاں [illegible] عدالت میں [illegible] ماہ دسمبر ۱۹۲۶ء [illegible] ساعت [illegible] اور [illegible] کی پیروی کے [illegible] حاضر [illegible] سماعت اور [illegible] تمہاری غیر حاضری میں یکطرفہ کی جائے گی۔

آج بتاریخ [illegible] ماہ دسمبر ۱۹۲۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

وقت حاضری عدالت [illegible] گونڈہ [illegible] بجے سے [illegible] بجے تک

ساتھ خون جاتی ہے۔ نزلہ جاری ہے۔
پیک۔ (دیا سے مراد) خون بے گناہ۔
پیسنا۔ دفتر کی نوکری۔
پیال۔ مائدہ آسمانی رعایا۔ قالین غربا و مساکین۔
پیام۔ پیار یا کرکا۔ یعنی [illegible] رضا ہی۔
پیچیدگی۔ حاصل قسمت اہل ہند۔
پیپل۔ مایۂ فساد ہند۔ مذہبی شریک فی الملک جنتیوں کا آشیانہ یا کاشانۂ دار السلطنت۔
پیتل۔ طلائے رعایا۔
پچا پچا کشی۔ کمزور رقبہ [illegible] کی دلیل۔
پھسپھسے دلائل۔ وزیران ہند اور حضرت وائسرائے کی پالیسی متعلق ہندوستان

باقی آئندہ

راقم ——

ما ظہوری

کلکتہ اور انجانب علیہ الرحمہ

حضرت آپ حضرات پنچ بہادر و دیگر منتظمہ پنچ [illegible] کا سلام قبول کیجیے۔

بس یہ تو پوچھیے کہ کہاں رہے اسکے ساتھ ہی کچھ روز کے لیے ترک وطن کا سبب بیان کرنا بھی فضول ہے۔ [illegible] ہی بزرگ سمجھ سکتے ہیں جو [illegible] کوئی ناسیا [illegible] اور ان کا حقیقی [illegible] شام سے ہے بہرحال کسی سبب سے انجانب علیہ الرحمہ نے وطنی محبت کا رشتہ توڑ کر سیدھے کلکتہ کی سڑکیاں بھریں۔ اے حضرت! کلکتہ پہنچ کر تو ہم [illegible] معلوم ہوا کہ ان کی زبان کسی دوسری ولایت کی معلوم ہوتی ہے جس سے کوئی بات نہ سمجھی۔ ہمارا [illegible] ۱۲ بجے [illegible] کی گرمی [illegible] کے شانہ کے [illegible] بمشکل [illegible] کی [illegible] اور [illegible] ساتھ [illegible] غضب تو یہ کہ ہم [illegible] کہتے ہیں وہ [illegible] ساری [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] وقت [illegible] ختم [illegible] کے [illegible]

سوٹ میں بھی تھا رات کے جاڑے کی سیاہی خواب آلود ہو گئی۔ مگر یہ خیال ست و حال ست [illegible] کیا آئی قیامت آئی۔ دو بجے رات تک کھٹ کھٹ [illegible] بھوں کی آمادہ [illegible] بمشکل باش [illegible] کی تنبیہ کرتی رہیں۔ دو بجے رات کے بعد موٹروں اور گاڑیوں کی گھڑگھڑاہٹ میں کمی ہوئی [illegible] آنکھ لگی تھی کہ پھر وہی [illegible] شروع ہو گئی۔ تمام رات سر پر کمال چلتے رہے۔ ایک ہفتہ گزر گیا۔

یہاں ہوٹلوں میں کھانے کا یہ عالم کہ آپکی توبہ یوں تو نام گنانے کے لیے ہر چیز ملتی ہے یعنی کباب کوفتہ شامی کباب سیخ کے کباب بریانی۔ بیاض [illegible] مسلم [illegible] وغیرہ وغیرہ لیکن کوئی ذرا سی کھا کر دیکھے تو قدر معلوم ہو۔ انجانب تو یہی کہیں گے کہ ایسا [illegible] دشمنوں کو بھی نہ کھلائے۔ ایسے گندے ہوٹلوں سے لکھنؤ کے چاندنی خانے صفائی میں [illegible] درجہ بہتر ہوں گے۔

بیٹھانے کی وہ تکلیف کہ صبح کرا چار خاصہ انسان جنگلی جانور یا وحشی کمتر ہو جاتا ہے یعنی ایک [illegible] میں کمرے کرایہ پر [illegible] دار [illegible] ہیں اور [illegible] کے شش [illegible] ہیں اب فرمائیے [illegible] آدمی ایک [illegible] میں کتنا وقت صرف کرے صبح جا کے کرے سے اٹھا [illegible] بیٹھانے پر [illegible] دیتے تھے [illegible] کسی طرح نہیں آتا اور [illegible] رعایا کی بھی ہوتی ہے ایک ہفتہ سے [illegible] بغیر فرصت پیٹ خالی کیا ہوا [illegible] حضرت [illegible] کے ساتھ ہے۔ آپ جانتے [illegible] پیسے ہونے پر صحت قائم ہے۔ کھانا اسکی [illegible] فضلہ [illegible] کے پیٹ میں [illegible] رنگ لائے۔ [illegible] سے [illegible] نزلہ جناب نے گھیرا۔

اب علاج کی سوجھی اور ایک بنگالی مہربان کے ساتھ بنگالی ڈاکٹر کے یہاں جا دھمکے۔ ڈاکٹر صاحب دواخانے میں براجمان تھے اطلاع کرانے پر ایسی ہیئت بنا کے کھانستے کھنکھارتے دونوں ہاتھوں سے دھوتی سمیٹے بدن برہنہ پا [illegible]

اور [illegible] زبان بین کچھ فرما کر [illegible] ملاحظہ۔ بندہ نے ہمارے ساتھی بنگالی سے [illegible] بول لیتے تھے دریافت کیا کہ ڈاکٹر صاحب کیا فرما رہے گئے؟ بنگالی بابو نے کہا کہ ڈاکٹر بولتا ہے کہ ہم جانا مانگتا ہے تم [illegible] کو ابھی [illegible] ہم [illegible] پیارا [illegible] تو بیچے ڈاکٹر صاحب [illegible] اور آگے ہی انجانب کی [illegible] کہ [illegible] زبان ہی خاطب کیا جب کچھ سمجھ میں نہ آیا اور بجز خاموشی کوئی جواب نہ تھا تو ڈاکٹر صاحب مسکرا کر اصلاح کر رہا ہے۔

ڈاکٹر۔ سیا بھی! تم [illegible] کون [illegible] بیماری ہے کر آیا۔

انجانب۔ ایک مدت سے روزانہ بخار آتا ہے ہر وقت پیٹ میں خفیف درد رہتا ہے۔ طبیعت [illegible] کرتی ہے۔ کسی غذا کی طرف طبیعت مائل نہیں ہوتی سر میں بھی درد رہتا ہے۔

ڈاکٹر۔ ہم تمہارا [illegible] والا اور [illegible] والا بات سمجھ نہیں سکا۔ اسکو ساتھی بنگالی بابو نے سمجھایا۔

ڈاکٹر۔ اچھا! دیکھو بیا بھی! یہ بنگال دیش ہے تم [illegible] روچ کھاؤ اور [illegible] بھی [illegible] کرکے کھاؤ تب تم [illegible] اچھا رہ سکے گا ہم [illegible] نہیں کرنے سکا تو بہت [illegible] ہوگا۔ ہم جو بولا ہے وہ ہم [illegible] کرکے کرنے ہوگا۔

انجانب۔ ایسے بخار اور زکام میں بھی غسل کر سکتا ہوں۔

ڈاکٹر۔ ہاں البت [illegible] کرنے ہوگا۔ ہم [illegible] ڈوز دوا دیتا ہے [illegible] بھیجا ایک ڈوز کھانے ہوگا اور دو کھانے ہوگا [illegible] کیا [illegible] بھاگ جائے گا۔

تین خوراک دوا لے کر واپس آیا اور سب [illegible] چار چار گھنٹہ بعد دوا پی۔ بخار تو آیا مگر [illegible] کام [illegible] ہو گیا کہ جتنی کی [illegible] ہوئی اور [illegible] صورت آٹھ دن ہی کے [illegible] ساری رات [illegible] میں [illegible] کسی



"ناچ کھلاڑی کھلاڑی دست کرتا تھا - وہ ڈوری کے پتلے باز ہیں"

بت بازیگر ...



گل صبحدمے ز باد آشفت و بریخت
با باد صبا حکایتے گفت و بریخت

بد عہدی دور بین کہ در چند روز
سر باز نمود غنچہ کرد و بشگفت و بریخت

ہدایت کے موافق غسل کیا اور رومال لینے کے لیے ڈاکٹر کے پاس جانے غسل کرنے کے بعد راستے کی ہوا کا یہ اثر ہوا کہ دونوں جانب پسلیوں میں درد سے حق ادا نہ ہوا کرنے کی ٹھہرائی ڈاکٹر صاحب کے گھر پہنچتے پہنچتے درد ناقابل برداشت ہو گیا اتفاق سے ڈاکٹر صاحب اپنے برامدے میں ٹہل رہے تھے دیکھتے ہی فرمایا۔

کہو میاں جی! کہا بخار تو نہیں آنے سکا۔

اینجانب - ابھی بخار آگیا ہو تو ہلے جاڑے میں ابھی جان پر بنی ہے تمام رات کھانسی رہی زکام خشک ہو گیا اور اب نہانے کے بعد سے پسلیوں میں شدید درد ہے۔

ڈاکٹر صاحب - اوہ! [illegible] فرمایا کہ اب بخار کبھی نہیں آنے کا آج [illegible] تھرمامیٹر دوا کھاؤ۔

اینجانب - ارے صاحب پہلے کمزوری کی کچھ دوا دیجیے۔

ڈاکٹر - ہم بولتا ہے تو ہم کو دیکھو! تکلیف رفع کرو یہ سب خالی بڑا دوائی سے بھاگ جائے گا۔

اینجانب - جی! جناب دیکھی دوا بہت دیکھی ہیں آپ کی ڈاکٹری بجا کیا خدا جانے کون خوش قسمت مریض ہے جو آپ کے علاج سے اچھا ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے یہاں سے ڈاکٹر حکیم [illegible] صاحب کے مطب میں آیا حکیم صاحب حال سن کر بہت ہنسے فرمایا کہ یہ ٹھک مرض ہے جو یہاں بخار کی حالت میں غسل کرنا چاہیے نہیں بھلا جاتا ہے میں کوئی طبیب بھی نہیں خیر نادم ہو کے چپ ہو رہا حکیم صاحب نے نہایت توجہ سے نبض دیکھی دونوں وقت کی دوا بار[illegible] نے میں آتی ہے اب بخار بالکل نہیں آتا درد پسلی کا فور ہو گیا البتہ ابھی ضعف ہے۔ خدا متمدن اور کاروباری شہروں کی ٹھک ٹھک سے محفوظ رکھے اللہ کسی کو لکھنؤ نہ لائے اور اگر میری طرح کوئی شامت زدہ آ جائے تو ان بنگالی ڈاکٹر صاحب سے قریب ہو کر نہ نکلے اور نکلے تو سب سے پہلے گورِ کفن کا انتظام کر لے۔

(ق)

بیادِ سر کربت [illegible]

مولانا پنچ کی نوٹ بک

ایجوکیشنل گزٹ

یہ ایک اردو رسالے کا انگریزی نام ہے جس کے ایک ہم زاد پنچ والے تعلیمیافتہ اقاشل ڈگری یافتہ بی [illegible] ناظم و لا قمر [illegible] مدیر ہیں۔ خوبصورت چھپائی ہے عمدہ سفید چکنا موٹا کاغذ ہے۔ لا بہتر اردو کی کمائی ہے۔ پس کوئی تعجب نہیں اگر اعلیٰ مزاج محکمہ تعلیم الاطفال پنجاب یو پی [illegible] کی سرپرستی حاصل ہو لیا۔ کیونکہ نقد و تبصرا کا دل اسکے دیکھنے کے علاوہ ہو گیا۔ کھلونے پانے بچوں کے۔

ہم بار بار عرض کر چکے کہ ریویو (تنقید) کی

ضرورت

ایک مسلمان معلمہ خاتون سیکنڈ گریڈ ہیڈ مسٹریس کی مدرسہ نسواں کے لیے درکار ہے تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

درخواستیں جلد بنام سکریٹری میونسپل بورڈ اناوہ یو پی آنی چاہئیں۔

المشتہر

سکریٹری میونسپل بورڈ اناوہ

رسالۂ معیار لکھنؤ

ادبیات فن پنچ و شعرائے نیز مشاہیر [illegible] الرسیار گو ایک ہوئے نئے گنجائش شدہ دوبارہ شاعت میں دخل یہیں تک چھپوا کر ادارہ پیش کر رہا ہے۔

ورسالہ سی انجمن میں ادب لکھنؤ کے سنہ ۱۹۴۹ء ما جون [illegible] سے اپنے تمام نذر خصوصیات کے ساتھ پھر نکلنے لگا ہے ادب لکھنؤ اور دیگر علاقے کے ادبا میں جو اختلافات پیدا ہو گئے ہیں انہیں بہت دنیا بھر کر ان کے اجرا کا خاص مقصد ہے۔ تنقید و اعتراضات سے قطعاً احتراز کیا جائیگا۔ ادبی تاریخی اخلاقی نظم و نثر مضامین بھی شائع ہوں گے وہ انجمن میں ادب کے مشاعروں کی غزلوں کا انتخاب۔ ترتیب خریدت کے کی وقعت [illegible] حسب دستور سابق ہی [illegible] و اگر جلد ادارے کے دورے [illegible] وقت سے شائع [illegible] خیال پر [illegible] حسب طرف [illegible] کی امداد فرمایا کرے۔

المشتہر

سید منیر حسین تینہ سکریٹری انجمن معیار ادب لکھنؤ

ذرا غور سے تو دیکھیے۔ ہر ایک مصیبت میں مبتلا رہتا ہیں کیا سنی کہ آج تقیہ کے معنی ہیں مذاہی اس ماحول میں صدق سے کنارہ کشی جزو ایمان ہے۔ آپ کی ہی کہیں تو پبلک سے غریب کیا نہیں تو آپ سے سنت کی شاعری فناہیں حول لی۔

کم از کم آپ دل میں یہ تو ضرور کہیں گے کہ اودھ پنچ ایک ہے یہی تم کیا ہے اس سے اچھا وہ کس میدان میں عکاس نظر نہیں آتے۔ ماشاء حضرت آپ کا خیال غلط ہے۔ اودھ پنچ یعنی اینجانب سے زیادہ دو کی ترقی دیکھ کے خوش ہونے والا کوئی شخص نہ ہوگا۔ دوسرے کے نقص کا اظہار اینجانب کے کمال میں ہضم نہیں کر سکتا۔

اب آپ ہی ملاحظہ کیجیے! افکار ضیاء کے عنوان سے جو نظم شائع ہوئی ہے سے

ابھی جا رہا ہوں بہت دور جینا
بہار آنسہ حیا۔ ہے رہ آزمینا

طلاب کے کس مرض کے دوا ہے۔ خصوصاً یہ مطلع سے

عبادت کی لذت دعا میری کہ پینا
یہ کیا زندگی ہو۔ نہ مرنا نہ جینا

شاعر نے وقت ضائع کیا اور آپ نے پرچے کا ایک صفحہ ایسے فضول اشعار نذر کرکے طلاب کے دماغ میں [illegible] ہیں۔ ہے نہ اقیاس خیالات احسن سے

ہلکا سا تبسم جہاں ہونٹوں پہ رقصاں ہے
خوشی سے ہیا شاید اب دست گریباں ہے

مطلب یہ ہوا کہ جو خوشی اور حیا دونوں طبیعت ہوئی پیدا کرنے لگیں انکے چھیڑ و مسرار کو دیکھ کے تبسم ہونٹوں پر ناچنے لگا۔ "تبسم" بھی کس کھنک کا نوزائد ہے! [illegible]

اعلان

اناؤ اور رائے بریلی کے اضلاع میں کیناں کی پکی سروس روڈ پر موٹر لاریاں چلانے کے لیے ایک ہوشیار مستری کی ضرورت ہے۔ کہ جس کی درخواست معہ تعداد تنخواہ مطلوبہ و نقل سرٹیفکیٹ فوراً بنام جناب صاحب اگرکو انجینیر بہادر اناؤ کر سارده کیناں بمقام لکھنؤ آنا چاہیے۔

سلطے شیخ ؎

مل ز تاب و تاب بے ... [illegible]
جلسے کی ... پھر دست ... [illegible]

فتنہ کوئی آج کیا پیدا ہے ... کہ دل ذرا اور
جگل سے قوم کی لنگوٹی کر لیا۔ مگر ... صاحب
دست نو زور ... وحشت وطیش ... وحشت
خواہ مخواہ ہو نہ گئی۔ اب کچھ پیں نہیں آتا کہ وحشت
فرنگی جنگ سے دل ... یا قدرت کے ... سے
اور دوسرے ... کو وحشت ... کیا ... ہو؟

پھر فرماتے ہیں ؎

آہ ... کی برکت کی ... غافل
برباد ہوا ... لیکن گلزار ... سے

مطلب ہے ہوا کہ ... گل کے ... گلزار
اچھے ... لیے پھرتی ہے۔ گل اور گلزار ایک ہی
چیز ہے؟ گل نکہت ... نکہت گلزار ... ؟
دوسرا ... ہے ... کہ ... ہوتا
... گلشن میں پریشان ہے

اطلاعنامہ بنام مدعا علیہ نابالغ ودلی

بعدالت جناب ... صاحب ... بہادر منصفی ...
... ۱۹۲۹ء

مقدمہ ... ۱۹۲۹ء

بھگوان بخش سنگھ وغیرہ — مدعی

بنام

... سنگھ وغیرہ — مدعا علیہ

بنام ... ساکن ...
... ولد ... ساکن ... تحصیل ... ضلع ...
... مقدمہ ... دعوی ... ایک درخواست
... کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی ... مقرر کیا
جائے ... لہٰذا ... اطلاع دی جاتی ہے
کہ اگر ... اطلاعنامہ ... سے ...
... اس معاملہ ... کچھ عذر
... تاریخ ... کو کسی ... عدالت ...
... ورنہ ... مقرر ... کیا جائے گا ...
... کرے گا۔

آج تاریخ ... ماہ دسمبر ۱۹۲۹ء ... دستخط ... اور مہر
عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط ...

مہر عدالت

وقت حاضری ... بجے سے ... بجے تک

بیان درست نہیں معلوم ہوتا۔ اگر نہیں تو پھر ذکر ...
... کی ... ہے۔ ... میں ...
کی پروا کی گئی ہے۔

ان میں ... بھی نظمیں ہیں سب اس ...
میں ... کی ہیں۔ ... کسی قدر درست ہیں
مگر ... کسی خاص قسم کا ... پیدا نہیں کرتے
... مستقل ... ہے جس ...
... کہ ... کی ... ایک ہی جگہ ہوتی
... کر ... باپ کے
... میاں ... چلے گئے ...
... انھوں نے ... میں
... کوشش کی ...
... اس نے ...
... میاں ...
کے ... کے ...
... کی ... ہوا ...
... جس سے حسن اخلاق اور عقل کے ...
ہو سکتے ہیں۔ ... کی ... ہے ... کا صحیح
استعمال ... کوئی ... ہے۔
زبان کے متعلق ہم کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔

باعتبار قیمت رسالہ ... ہے ... سالانہ
... طالب علموں سے ڈھائی روپیہ سالانہ۔
... امید ہے ...
... ایک ... طالب علموں ...
... کی جانب ... توجہ فرمائیے۔ ...
... ہو گئے ... دیے
... کے ...
...
پھر ... کے ...
... ہو گی۔ ...
...
ہر حال اصلاح عقل کی ضرورت ہے۔

ہائے ... اور ہائے ...

... علامت ہے ... اخبار نویسوں کی ... کی

... ہاں کی ... بھی ... ڈھال ...
... کے ... ہوگئے ...
ہیں۔ ...
... اور ...
... جہاں تک
... اس بحث سے تعلق ہے ... کرنا
مگر ہم اس ... میں ...
شکر گزار ہیں ... کرنے والوں کے ... نے ... ہیں
... اور ...
... کر ...
... نہیں ...
... خاک ... میں ... ؎

... ۔۔۔
... کے ساتھ چاند سورج کی ...
...
... یہاں ... نہیں۔
اس ... کے ...
... صاحب
پاس کر دیں ... بھی سہی۔
ہم ان لوگوں ...
... نے
آپ کو ... نہیں ...
...

اختصارات

جنگ ... صلح ۔ ...
...
...
اچھا ہے ... کام ...
...
... نہیں۔

ایک نئی جنگ ۔ ...
...
... ہوں گے۔ ...
اس جنگ ... کو ختم کر دیا ... سال ...
کر دیا ... سب اچھا ہی اچھا ہو گا ...

[illegible]

ضعیفی دُور کرنے کی تدبیر

صحت کو کوئی شخص دور کر سکتا ہے لیکن اس کے [illegible] ضعیفی اور [illegible] دوا [illegible] پہلے احتیاط اور حرکت [illegible] دیکھیں [illegible] کی شکایت [illegible] دیگر [illegible] احتیاط کو کس [illegible] دیکھیں اس کے واسطے کتاب میں ۲۲ فصلیں دی گئی ہیں کسی استاد کے سکھانے کی ضرورت نہیں ہے کتاب زیادہ تر ان [illegible] کے واسطے مفید ہے جو گھر سے باہر [illegible] ورزش وغیرہ کرنے کا موقع [illegible] ملنے کی وجہ سے [illegible] یا اسپرا اور دیگر امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ہر شخص اس مطالعہ کر کے فائدہ حاصل کر سکتا ہے [illegible] کتاب [illegible] کتاب [illegible] اس کی قیمت صرف ایک روپیہ [illegible] جو اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

ملنے کا پتہ

سکہ سنچارک کمپنی متھرا

جس طرح طلوع آفتاب

تاریکی کا دور ہونا قدرتی امر ہے

اسی طرح [illegible] علم [illegible] ضعف [illegible] دماغ و دل کی خرابی [illegible] خون اور [illegible] کی خرابی [illegible] ایک روپیہ [illegible]

ایجنٹ اودھ جنرل ایجنسی بک [illegible] لکھنؤ

شرائط [illegible]

(۱) روپیہ [illegible] پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) [illegible] کی [illegible]

(۳) [illegible] کو [illegible]

(۴) کتاب [illegible] فروخت [illegible]

ایجنٹ صاحب کو دیا جائیگا۔

(۵) [illegible] حالتوں کے [illegible] دی جائینگی۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ [illegible] ادویات و معالجات [illegible] سے جبل [illegible] طبیبوں کے [illegible] اپنی [illegible] کرامت سے اچھے [illegible] ہیں اور اس عالم [illegible] ہیں بکفایت صحت حاصل کرنا یا بیمار [illegible] کے خلاف [illegible] ہیں۔ اگر آپ لکھنؤ کے نامور تجربہ کار اور حاذق اطبا کے مشورے [illegible] فیض فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ کارڈ لکھ کر دواخانہ معدن الادویہ کی فہرست [illegible] خود بھی فائدہ اٹھائیے اور دوسرے [illegible]

تا [illegible] کتابت [illegible] از [illegible] ہے

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ گولہ [illegible] لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۶ء

(۱) اردو کے [illegible] کو [illegible] اور اخلاقی مضامین اور کارٹون کا مجموعہ [illegible] کتب میں محفوظ رکھنے کے قابل قیمت فی جلد [illegible] محصول [illegible]

(۲) [illegible] جلد [illegible] مجلد [illegible] نہایت [illegible] ۱۹۲۶ [illegible] فروخت [illegible] قیمت مع محصول ڈاک [illegible]

(۳) جلد [illegible] لکھنؤ نمبر ان نمبروں میں [illegible] کے بہترین نمونے [illegible] مضامین کے شائقین کو جلد طلب فرمانا چاہیے۔ قیمت [illegible] علاوہ محصول۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید [illegible] حسین صاحب ظریف لکھنوی [illegible] مزاح و [illegible] دلچسپ نظم [illegible] اور شاعری کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے قیمت [illegible] ٹکٹ بھیجکر [illegible] منگا لیجئے۔

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معروف [illegible]

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس سے [illegible] گروہ [illegible] اور ایک گروہ کی [illegible] مشہور [illegible] کے [illegible] کاغذ پر [illegible] کیا ہے۔

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں [illegible] اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی [illegible] حصہ دوم میں مصنف نے [illegible]

کو

[illegible] بنا دیا ہے

یعنی

ان میں [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کا لفظ [illegible] کتاب [illegible] دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

[illegible] اس کتاب میں [illegible] [illegible] آپ [illegible] کتاب کے [illegible] [illegible] ہیں۔ [illegible] استاد [illegible] سے کام [illegible] سکتے ہیں۔ [illegible] [illegible] اس کتاب [illegible] [illegible] استادوں کا [illegible] موجود ہے۔

اصلی قیمت علاوہ محصول [illegible] [illegible] [illegible] قیمت [illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اُردو زبان کی ہر قسم کی کتابیں اس پتہ سے طلب کیجئے۔ منیجر جنرل بکڈپو پاٹانالہ لکھنؤ